49793 ـ فطرانہ کی مقدار اور ادائیگی کا وقت

سوال

ہم مغربی کمیٹی کے ممبران برسلون میں رہائش پذیر ہیں فطرانہ کا طریقہ کار کیا ہے جس پر ہمیں کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے مسلمانوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فطرانہ ادا کرنا فرض کیا، اور حکم دیا کہ نماز عید کے لیے نکلنے سے قبل ادا کیا جائے.

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو سعید خدری ضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک صاع غلہ یا ایک صاع پھل یا ایک صاع جو یا ایک صاع منقہ فطرانہ ادا کیا کرتے تھے "

اکثر اہل علم نے یہاں غلہ کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد گندم ہے، اور کچھ نے اس کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے مراد خوراک ہے جو علاقے کے لوگ بطور خوراک استعمال کرتے ہیں، چاہے وہ گندم ہو یا مکئی یا باجرہ وغیرہ.

اور صحیح بھی یہی ہے کہ کیونکہ فطرانہ کا مقصد تو غنی و مالدار کی جانب سے فقیر و مسکین کی غمخواری ہے، مسلمان پر ضروری نہیں کہ وہ اپنے علاقے کی خوراک کے علاوہ کوئی اور چیز دے کر فقیر کی غمخواری کرے، بلاشك و شبہ حرمین کے علاقے کی خوراک چاول ہے جو ہر کوئی پسند کرتا ہے، اور یہ جو سے افضل اور اعلی ہیں.

اس سے یہ علم ہوا کہ فطرانہ میں چاول دینے میں کوئی حرج نہیں.

فطرانہ میں واجب ہے کہ ہر جنس سے ایک صاع ہی ادا کیا جائے اور یہ صاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع کی مقدار کے مطابق ہو، جو چار چلو یعنی دونوں ہاتھ چار بار بھریں جائیں تو یہ صاع کے برابر ہوگا، جیسا کہ قاموس میں درج ہے.

اور موجودہ دور کے وزن کے مطابق تقریبا تین کلو گرام بنتا ہے، اس لیے اگر مسلمان شخص ایک صاع چاول یا کوئی

اور جنس جو اس كے علاقے كى خوراك شمار ہوتى ہے فطرانہ ادا كرے تو يہ كافى ہوگا، علماء كے صحيح قول كے مطابق چاہے وہ چيز ان اشياء كے علاوہ بھى ہو جو اس حديث ميں مذكور ہيں، اور وزن كى مقدار تين كلو فطرانہ ادا كرنے ميں بھى كوئى حرج نہيں.

ہر چھوٹے اور بڑے مرد و عورت آزاد اور غلام مسلمان كى جانب سے فطرانہ ادا كرنا واجب ہے، رہا ماں كے پيٹ ميں بچہ تو بالاجماع اس كى جانب سے فطرانہ ادا كرنا واجب نہيں، ليكن عثمان رضى اللہ تعالى عنہ كے عمل كے مطابق اس كى طرف سے ادائيگى مستحب ہے.

اور يہ بھى واجب ہے كہ فطرانہ نماز عيد سے قبل ادا كيا جائے، اور نماز عيد كے بعد تك مؤخر كرنا جائز نہيں، اور عيد سے ايك يا دو يوم قبل ادا كرنے ميں كوئى حرج نہيں، اس سے معلوم ہوا كہ علماء كرام كے صحيح قول كے مطابق فطرانہ كى ادائيگى كا ابتدائى وقت اٹھائيس رمضان كى رات ہے؛ كيونكہ ہو سكتا ہے مہينہ انتيس كا ہو يا پھر تيس كا، رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے صحابہ كرام عيد سے ايك يا دو روز قبل فطرانہ ادا كيا كرتے تھے.

فطرانہ كا مصرف فقراء اور مساكين ہيں، حديث ميں ثابت ہے كہ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فطرانہ روزے دار كى لغو اور بےہودہ باتوں سے پاكى اور مسكينوں كے كھانے كے ليے فطرانہ فرض كيا، جس نے نماز عيد سے قبل ادا كيا تو يہ فطرانہ قبول ہے، اور جس نے نماز عيد كے بعد ادا كيا تو يہ عام قسم كے صدقات ميں شامل ہوگا "

اسے ابو داود نے سنن ابو داود ميں روايت كيا اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں حسن قرار ديا ہے.

جمہور اہل علم كے ہاں فطرانہ كى قيمت نقد رقم ميں ادا كرنى جائز نہيں، اور دليل كے لحاظ سے يہى زيادہ صحيح ہے، بلكہ غلہ كى شكل ميں فطرانہ ادا كرنا واجب ہے، جيسا كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم اور صحابہ كرام كا عمل ہے، اور جمہور امت كا بھى يہى قول ہے.

اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ ہميں اور سب مسلمانوں كو اپنے دين كى سمجھ عطا فرمائے اور اس پر ثابت قدم ركھے، اور ہمارے دلوں اور اعمال كى اصلاح فرمائے، يقينا اللہ سبحانہ و تعالى بڑا سخى اور كرم كرنے والا ہے " اھـ

ديكھيں: مجموع فتاوى الشيخ ابن باز (14 / 200).

چنانچہ شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى نے فطرانہ كا وزن كے مطابق جو حساب لگايا ہے وہ تقريبا تين كلو گرام ہے.

اور مستقل فتوى كميٹى كے علماء كا بھى يہى فيصلہ ہے.

ديكهيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 371).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كے حساب كے مطابق چاول دو ہزار ايك سو گرام (2100) ہے.

ديكهيؤں: فتاوى الزكاة (274 ـ 276).

وزن ميں يہ اختلاف اس ليے ہے كہ صاع ايك پيمانہ ہے جو حجم كے مطابق ماپا جاتا ہے وزن كے ساتھ نہيں.

علماء كرام نے وزن ميں اندازہ اس ليے لگايا ہے تا كہ سہولت رہے اور ضبط كے زيادہ قريب ہو، اور يہ معلوم ہے كہ دانوں كا وزن مختلف ہوتا ہے، كيونكہ كچھ كم وزن كے ہوتے ہيں اور كچھ زيادہ اور كچھ متوسط وزن ركھتے ہيں.

بلكہ دانوں كى ايك ہى قسم كا صاع ميں وزن مختلف ہوتا ہے، چنانچہ نئے فصل كے دانے پرانى فصل كے دانوں سے وزنى ہوتے ہيں، اس ليے جب انسان احتياط كرتے ہوئے زيادہ فطرانہ ادا كرے تو يہ بہتر اور احتياط ہے.

ديكهيں: المغنى (4 / 168). اس ميں بهى كهيتى كى زكاۃ ميں وزن كا اندازہ اسى طرح ذكر كيا گيا ہے.

واللہ اعلم .